بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ * عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۱

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۵ صفر ۱۳۶۳ھ | یکم فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح - آج دس بجے رات کی اطلاع مظہر ہے - کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

گیارہ بجے شب بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی - کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے - اور کچھ بخار بھی رات کو ہو جاتا ہے - احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں -

کل جماعت احمدیہ قادیان نے یوم مصلح موعود منایا - سکولوں اور دفاتر میں تعطیل کی گئی - اور ۳ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ منعقد کیا گیا - جس کی مفصل روئداد آئندہ شائع کی جائیگی - انشاء اللہ

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں - کہ سال دہم کے وعدے ہندوستان کی جماعتوں کے لئے اپنے مقامی ڈاک خانہ میں ڈالنے کی آخری تاریخ یکم فروری ہے -

روزنامہ الفضل قادیان ۵ صفر ۱۳۶۳ھ

خطبہ جمعہ

میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں - جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گذرتا ہے - لیکن چونکہ

بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں

اس بات کے بیان کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں - اس لئے میں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا -

جنوری کے پہلے ہفتہ میں

غالباً بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو (میں نے غالباً کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے - کہ میں اندازہ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تھی) میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا - میں نے جیسا کہ بارہا بیان کیا ہے - غیر مامورین کا اپنے کسی رؤیا کو بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا - اور میں خود تو سوائے پچھلے ایام کے جبکہ اس جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بعض اہم خبریں مجھے دیں بہت کم ہی اپنی رؤیا بتایا کرتا ہوں بلکہ (اللہ بہتر جانتا ہے یہ طریق درست ہے یا نہیں) میں

اپنے رؤیا و کشوف اور الہامات

لکھتا بھی نہیں - اور اس طرح وہ خود بھی کچھ عرصہ کے بعد میری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں - چنانچہ ابھی لاہور میں مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک امر کے سلسلہ میں میرا

ایک بیس پچیس سال کا پرانا رؤیا

یاد کرایا - پہلے تو وہ میرے ذہن میں ہی نہ آیا - مگر بعد میں جب انہوں نے اس کی بعض تفصیلات بیان کیں - تو اس وقت مجھے یاد آ گیا - تو میری یہ عادت نہیں ہے کہ میں رؤیا و کشوف بیان کروں - لیکن چونکہ اس رؤیا کا تعلق

بعض اہم امور

سے ہے - نہ صرف ایسے امور سے جو کہ میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں - بلکہ ایسے امور سے بھی جو بعض سابق انبیاء کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں - اور نہ صرف وہ بعض سابق انبیاء کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں - بلکہ آئندہ رونما ہونیوالے دنیا کے اہم حالات سے بھی تعلق رکھتے ہیں - اس لئے میں مجبور ہوں کہ اس رؤیا کا اعلان کروں - اور میں نے اس کے اعلان سے پہلے خدا تعالیٰ سے اس بارہ میں دعا بھی کی ہے - اور استخارہ بھی کیا ہے - تا کہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی بات خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضاء کے خلاف نہ ہو -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ رؤیا

یہ تھا - کہ میں نے دیکھا - میں ایک مقام پر ہوں - جہاں جنگ ہو رہی ہے - وہاں کچھ عمارتیں ہیں نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز ہیں - بہرحال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں - وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق میں نہیں جانتا - کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں - یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے میں ان کے پاس ہوں اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے - جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسر پیکار ہے -

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا -

یہ معلوم کر لیا ہے۔ کہ مَیں وہاں ہوں۔ اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ حملہ اتنا شدید ہے۔ کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔ اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی۔ اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا۔ اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ جس میں مَیں تھا تب مَیں خواب میں کہتا ہوں۔ دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں۔ اور یہ مناسب نہیں۔ کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اسوقت مَیں رویا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔ اور جب مَیں نے دوڑنا شروع کیا۔ تو رویا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے مَیں

انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں۔ اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے۔ کہ میلوں میل ایک آن میں مَیں طے کرتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور میرے پیچھے ہی

جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں۔ مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہو گا۔ کہ مجھے رویا میں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر مَیں چلتا چلا جاتا ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ مَیں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا۔ جو

دامنِ کوہ

کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے۔ رویا میں مجھے یاد آتا ہے۔ کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے۔ اسمیں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑیگا۔ تو اس اس طرح دوڑیگا۔ اور پھر فلاں جگہ جائیگا۔ چنانچہ رویا میں جہاں میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے۔ کہ ایک خاص رستہ ہے جسے مَیں اختیار کرونگا۔ اور اس رستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے

دنیا میں بہت اہم تغیرات

ہونگے۔ اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہیگا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگ ڈنڈیاں نظر آتی ہیں۔ جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ مَیں ان پگ ڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں۔ تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ پر جانا چاہیئے۔ اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں۔ کہ مَیں نے کس راستہ سے جانا ہے۔ اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو۔ میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اس وقت مَیں اس سڑک کی طرف جا رہا ہوں۔ جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت مَیں دیکھتا ہوں۔ کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے۔ اور وہ مجھے آواز دے کر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں۔ اور مَیں اسکے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں۔ وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے۔ انتہائی دائیں طرف ہے۔ اور جس سڑک کو مَیں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا۔ اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا۔ وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔ اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت مَیں پیچھے کی طرف واپس ہٹا ایسا معلوم ہوا کہ میں

کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں۔ اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پگ ڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے۔ کہ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ مگر مَیں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں۔ اور درمیانی پگ ڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ (اس جگہ کی شکل رویا کے مطابق اس طرح بنتی ہے۔

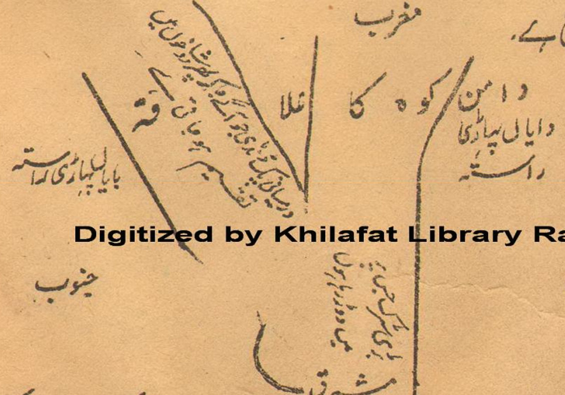

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب میں تھوڑی دور چلا۔ تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے۔ اور مَیں کہتا ہوں۔ میں اسی راستہ پر آ گیا۔ جو خدا تعالےٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رویا میں مَیں اس کی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں۔ کہ مَیں درمیانی پگ ڈنڈی پر چلا ہوں۔ تو اسکا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا۔ کہ دایاں اور بایاں رستہ جو رویا میں دکھایا گیا ہے۔ اس میں

بائیں رستہ سے مراد

خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں۔ اور

دائیں رستہ سے مُراد

خالص دینی طریق۔ دُعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ

ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہونگی۔ اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہونگی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا۔ کہ دیکھو قرآن شریف نے اُمّتِ محمدؐیہ کو امۃً وسطاً قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ یہ امت اسلام کا مل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گو درست راستہ ہے مگر اسمیں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ غرض میں اُس راستہ پر چلنا شروع ہوُا۔ اور مجھے یوُں معلوم ہوُا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ اتنی دُور کہ نہ اُسکے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اُسکے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں۔ اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جارہی ہے۔ اُسوقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔ اُس میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ اِس رستہ کے بعد پانی آئیگا اور اُس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اُسوقت میں رستے پر چلتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو چلا جاتا ہوں۔ مگر ساتھ ہی کہتا ہوں۔

وہ پانی کہاں ہے؟

جب میں نے یہ کہا۔ وہ پانی کہاں ہے۔ تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔ میں نے اُسوقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بیئے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اُوپر سے گول ہیں جیسے اژدھا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بیئے کے گھونسلے سے سفیدی، زردی اور خاکی رنگ ملا ہوُا۔ وہ پانی پر تیر رہی ہیں۔ اور اُن کے اُوپر کچھ لوگ سوار ہیں۔ جو اُن کو چلا رہے ہیں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ یہ

بُت پرست قوم

ہے۔ اور یہ چیزیں جنپر یہ لوگ سوار ہیں۔ اُن کے بُت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں۔ اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لیجا رہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لیجانے کیلئے نظر نہ آئی۔ تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بُت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے

مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اسپر میں نے دل میں کہا کہ اِسوقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے۔ اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوۃ ان لوگوں کو دینی شروع کی۔ اور شرک کی بُرائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوُا کہ میری زبان

اُردو نہیں بلکہ عربی

ہے۔ چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں۔ اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رویا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں۔ یہ میری باتیں کس طرح سمجھینگے۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو اِن کی زبان کوئی اور ہے۔ مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے

عربی میں تقریر

کر رہا ہوں۔ اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے انکو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بُت اِس پانی میں غرق کئے جائینگے اور خدائے واحد کی حکومت دُنیا میں قائم کی جائیگی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوُا کہ اسی کشتی نما بُت والا جسپر میں سوار ہوں۔ یا اُس کے ساتھ کے بُت والا بُت پرستی کو چھوڑ کر

میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے۔ اور موحد ہو گیا ہے۔ اسکے بعد اثر بڑھنا شروع ہوُا۔ اور ایک کے بعد دُوسرا اور دُوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا۔ مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مُسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کرکے دُوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دُوسری طرف پہنچ گئے۔ تو میں اُن کو حکم دیتا ہوں کہ اِن بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا۔ پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اسپر جو لوگ موحّد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحّد تو نہیں ہو سکے۔ مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

بتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں۔ اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے۔ یہ اس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پجاری پکڑ کر انکو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وُہ پانی کی گہرائی میں جاکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اِس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی اسلئے مینے انکو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں انکو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں۔ تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالتمیں تغیر [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ اب میں [illegible]

بول رہا بلکہ

خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامی طور پر

میری زبان پر باتیں جاری کی جارہی ہیں جیسے خطبہ الہامیہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالےٰ کیطرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالباً کا لفظ مَیں نے اس لئے کہا۔ کہ مجھے یقین نہیں۔ کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے۔ کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے بااثر اور مفید وجود تھا۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے۔ اور مَیں نے اسکا اسلامی نام

عبد الشکور

رکھا ہے۔ میں اسکو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ مَیں اب آگے جاؤنگا۔ اس لئے اے عبد الشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا۔ کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے۔ اور شرک کو مٹا دے۔ اور تیرا فرض ہوگا۔ کہ اپنی قوم کو

اسلام کی تعلیم

پر عامل بنائے۔ مَیں واپس آکر تجھ سے حساب لونگا۔ اور دیکھونگا۔ کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ انکو تُو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اسکے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے۔ اور میں

اسلام کی تعلیم کے اہم امور

کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں۔ اور اس کے سکھانیکا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کیطرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں۔ (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالےٰ نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ انا محمد عبدہٗ و رسولہٗ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں انا المسیح الموعود اس کے بعد میں انکو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوتا ہے۔ وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ اور میں بھی مسیح موعود ہوں۔ یعنی اس کا مثیل اور اسکا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی

ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا۔ اور اسکا کیا مطلب ہے کہ

"مَیں مسیح موعود ہوں"

اسوقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ اسکے آگے جو الفاظ ہیں کہ مثیلہ' مَیں اسکا نظیر ہوں۔ وخلیفتہ' اور اسکا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا کے مطابق اور اسے پورا کرنیکے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ اسکا مثیل ہونے اور اسکا خلیفہ ہونیکے لحاظ سے ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا۔ اور اسکے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا۔ وہ ایک رنگ میں اسکا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

میں وُہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب مَیں کہتا ہوں۔ "مَیں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں"۔ تو مَیں نے دیکھا۔ کہ کچھ نوجوان عورتیں اور جو سات یا نو ہیں۔ جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں "ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں۔ کہ ہم انیس سو سال سے آپکا انتظار کر رہی تھیں"۔ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اسکی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ رویا میں جو

ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی۔ اس میں یہ بھی خبر تھی۔ کہ جب وہ موعود بھاگے گا۔ تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچیگا۔ جہاں ایک جھیل ہوگی۔ اور جب وُہ اس جھیل کو پار کرکے دوسری طرف جائیگا۔ تو وہاں ایک قوم ہوگی۔ جس کو وہ تبلیغ کریگا۔ اور وہ اسکی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائے گی۔ تب وُہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگے گا۔ اس قوم سے مطالبہ کرے گا۔ کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وُہ قوم انکار کر دیگی۔ اور کہے گی ہم لڑ کر مر جائیں گے۔ مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس وقت مَیں خواب میں کہتا ہوں۔ یہ تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا۔ بڑے زور سے اعلان کرتی ہے۔ کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے۔ مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرینگے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو

وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی

اس کے بعد میں پھر انکو ہدائتیں دیکر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنیکی تلقین کر کے آگے

کسی اور مقام کی طرف

روانہ ہو گیا ہوں۔ اسوقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانیوالے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے میں اُس شخص سے جسے میں نے اُس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں جب میں واپس آؤنگا۔ تو اے عبدالشکور میں دیکھونگا۔ کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے۔ موحد ہو چکی ہے۔ اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے۔ یہ وہ رویا ہے جو میں نے جنوری ۱۹۴۴ء مطابق صلح ۱۳۲۳ ہش دیکھی۔ اور جو غالباً پانچ اور چھ کی درمیانی شب یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات میں ظاہر کی گئی۔

جب میری آنکھ کھُلی

تو میری نیند بالکل اڑ گئی۔ اور مجھے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آنکھ کھلنے پر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ گویا میں اردو بالکل بھول چکا ہوں۔ اور صرف عربی ہی جانتا ہوں۔ چنانچہ کوئی گھنٹہ بھر تک میں اس رویا پر غور کرتا اور سوچتا رہا۔ مگر میں نے دیکھا کہ میں عربی میں ہی غور کرتا تھا۔ اور اسی میں سوال و جواب میرے دل میں آتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس رویا میں

تین پیشگوئیوں کی طرف اشارہ

کیا گیا ہے۔ ایک پیشگوئی تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں نے ہی کی ہے۔ یا کسی سابق غیر معروف نبی نے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ کس نبی کی پیشگوئی ہے۔ اور آیا دنیا کے سامنے اس رنگ میں یہ پیشگوئی پیش بھی ہو چکی ہے یا نہیں لیکن اس کے علاوہ دو اور پیشگوئیوں کیطرف بھی اسمیں اشارہ کیا گیا ہے پہلی پیشگوئی جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ

اُنیس سو سال سے کنواریاں

میرا انتظار کر رہی تھیں۔ وہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے جسکا انجیل میں ذکر آتا ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤنگا۔ تو بعض قومیں مجھے مان لینگی اور بعض قومیں انکار کرینگی۔ آپ ان

اقوام کا تمثیلی رنگ میں ذکر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ انکی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کچھ کنواریاں اپنی اپنی مشعلیں لیکر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ وہ دولہا کے انتظار میں بیٹھی رہیں۔ بیٹھی رہیں اور بیٹھی رہیں۔ مگر دولہا نے آنے میں بہت دیر لگا دی۔ جو عقلمند تھیں۔ انہوں نے تو اپنی مشعلوں کے ساتھ تیل بھی لے لیا تھا۔ مگر جو بیوقوف تھیں۔ انہوں نے مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا جب دولہا نے بہت دیر لگا دی۔ تو سب اونگھنے لگیں۔ تب جو بے احتیاط عورتیں تھیں۔ انہوں نے معلوم کیا۔ کہ ان کا تیل ختم ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے دوسری عورتوں سے کہا اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دیدو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم تمہیں تیل نہیں دے سکتیں۔ اگر دیدیں۔ تو شاید ہمارا تیل بھی ختم ہو جائے۔ تم بازار میں جاؤ۔ شاید تمہیں وہاں سے تیل مل جائے۔ جب وہ مول لینے کیلئے بازار گئیں۔ تو پیچھے سے دولہا آ پہنچا۔ اور وہ جو تیار تھیں۔ اُسکو ساتھ لیکر قلعہ میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ بے احتیاط عورتیں بھی آئیں۔ اور دروازے کو کھٹکھٹا کر کہنے لگیں۔ ہمارے لئے بھی دروازہ کھولا جائے۔ ہم اندر آنا چاہتی ہیں۔ مگر دولہا نے جواب دیا۔ تم نے میرا انتظار نہ کیا۔ تم نے پوری طرح احتیاط نہ برتی۔ اس لئے اب صرف انہی کو حصہ ملیگا۔ جو چوکس تھیں۔ تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔ یہ درحقیقت حضرت مسیح ناصری کی اپنی بعثت ثانیہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی جو انجیل میں پائی جاتی ہے پس رویا میں میں نے جو یہ کہا۔ کہ

"میں وہ ہوں جس کے لئے ۱۹ سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں"

اس سے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ

میرے زمانہ میں

یا میری تبلیغ سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں۔ اُن قوموں کو جن کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصریؑ کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں۔ ہدایت عطا فرمائیگا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ سے ایمان لانیوالی سمجھی جائینگی۔ اور یہ جو فرمایا کہ مثیلہٗ وخلیفتہٗ اس خدائی الہام نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی۔ اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے یعنی اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی۔ خدا تعالےٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا۔ کہ آپکی ان پیشگوئیوں کے بارہ میں کیا رائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی۔ کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکا نہ دے۔ اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کر لوں۔ جو واقعہ کے خلاف ہو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا۔ اور فرمایا میاں یہ خط ہے۔ جو تمہاری پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لکھا۔ اس خط کو "تشحیذ الاذہان" میں چھاپ دو۔ یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ میں نے اُسوقت اُن کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ خط لے لیا۔ اور ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اُسے تشحیذ میں شائع کرا دیا۔ مگر اللہ بہتر جانتا ہے۔ میں نے اُس وقت بھی اس خط کو غور سے نہیں پڑھا۔ صرف سرسری طور پر پڑھا۔ اور اشاعت کے لئے دے دیا۔ لوگوں نے اُس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں۔ مگر

مَیں خاموش رہا

اس کے بعد بھی بار بار یہ سوال میرے سامنے لایا گیا۔ مگر ہمیشہ مَیں نے یہی جواب دیا کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ خبریں ہیں اُسے بتایا بھی جائے۔ کہ یہ تمہارے متعلق خبریں ہیں یا ہرگز یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئیاں ہیں وہ دعویٰ بھی کرے کہ مَیں اِن پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ مثال کے طور پر مَیں نے بعض دفعہ بیان کیا ہے کہ ریل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ ماننے والے مانتے ہیں کہ پیشگوئی پُوری ہوگئی۔ کیونکہ وہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ریل خود دعویٰ بھی کرے کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فلاں پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور اسی قسم کی دُوسری پیشگوئیاں بارہا میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ مَیں اُن کا اپنے آپ کو مصداق ظاہر کروں۔ مگر مَیں نے انہیں ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کیا کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود گواہی دے دیگا کہ ان پیشگوئیوں کا مَیں مصداق ہوں۔ اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانہ کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔

دونوں صورتوں میں

مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق نہیں تو مَیں یہ کہہ کر کیوں گنہگار بنوں کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ اور اگر میرے ہی متعلق ہیں تو مجھے جلدبازی کی کیا ضرورت ہے وقت خود بخود حقیقت ظاہر کر دیگا۔ غرض جیسے الہام الٰہی میں کہا گیا تھا

"انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں" (تذکرہ صفحہ ۱۳۶)

دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا۔ اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا۔ اس لمبے عرصہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے یہ کہا تھا کہ تُو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہیگا۔ یہانتک کہ قریب المرگ ہو جائیگا۔ یا ہلاک ہو جائیگا اور یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوُا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۵) اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آرہی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۸۵) بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ میرے متعلق ہیں۔ بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا۔ اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں۔ اسلئے مَیں ہی ان کا مصداق ہوں۔ تو اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ کسی کشف یا الہام کا تائیدی طور پر ہونا ایک زائد امر ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اِس امر کو ظاہر کر دیا۔ اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دیدیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج مَیں نے

پہلی دفعہ

وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ مَیں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے۔ اسلئے مَیں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بچتا تھا اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے۔ مگر آج پہلی دفعہ مَیں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔

مَیں اس کے متعلق اس وقت تفصیل سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر یہ جو آتا ہے کہ

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

اس کے متعلق ہمیشہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اسی طرح "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ سو یہ جو الہام ہے۔ کہ وُہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا"، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذہن اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنیوالا ہوگا۔ یعنی وہ چوتھا بیٹا ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لے لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی بات بالکل صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد (اول) پیدا ہوئے اور چوتھا مَیں ہوُا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجھ سے پہلے ہماری والدہ سے تین بچے ہوئے۔ اِس طرح بھی مَیں تین کو چار کرنیوالا تھا۔ اسی طرح میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی مَیں تین کو چار کرنیوالا ہوُا۔ پھر میری خلافت کے ایّام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اِس طرح بھی مَیں تین کو چار کرنیوالا ہوُا۔ گویا تین کو چار کرنیوالا مَیں چار طرح ہوں۔ اوّل و دوم اِس طرح

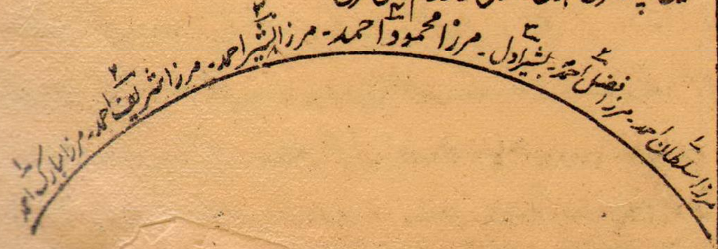

سوم ... عصمت بیگم۔ مرزا بشیر احمد اول۔ شوکت بیگم۔ مرزا محمود احمد چہارم۔ مرزا سلطان احمد۔ مرزا بشیر احمد[۲]۔ مرزا شریف احمد[۳]۔ مرزا محمود احمد[۴]۔ اس طرح میں نے تین کو چار کر دیا۔ لیکن میرا ذہن خدا تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے۔ کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا تھا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس میرے نزدیک یہ اسکی

پیدائش کی تاریخ

بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداء ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔ پس ۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸ تین سال ہوئے۔ ان تین سالوں کو چار کونسا سال کرتا ہے ۱۸۸۹ء کرتا ہے۔ اور یہی میری پیدائش کا سال ہے۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ جو آتا ہے

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

اسکے اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک اسکی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ شنبہ پہلا۔ یکشنبہ دوسرا اور دوشنبہ تیسرا۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور انکے خلفاء کا الگ الگ دَور ہوتا ہے۔ اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ دوسرا دَور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اور تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالےٰ کا ایک اور الہام اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور وہ الہام ہے "فضل عمر" (تذکرہ حاشیہ صـ۱۴۱) حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیسرے مقام پر ہی خلیفہ تھے۔ پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" سے یہ مراد نہیں۔ کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانہ کی مثال احمدیت کے دَور میں ایسی ہی ہوگی۔ جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے۔ ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ "فضل عمرؓ" کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ یفسّر بعضہ بعضاً کے مطابق "فضل عمر" کے لفظ نے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی تفسیر کر دی۔

مگر اس الہام میں ایک اور خبر بھی ہے۔ اور خدا تعالےٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے۔ جو میرے اختیار میں نہیں تھا۔ اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے اپنے ارادہ سے اور جان بوجھ کر اس کا اجرا کیا۔ میں نے

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید

کو ایسے حالات میں جاری کیا۔ جو ہرگز میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں اس تحریک کا القاء فرمایا اور اس تحریک کے پہلے دور کی تکمیل کیلئے میں نے دس سال میعاد مقرر کی۔ ہر انسان جب کوئی قربانی کرتا ہے۔ تو اس قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ رمضان کے مہینہ میں لوگ روزے رکھتے اور تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر جب رمضان گذر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مومنوں کیلئے ایک عید کا دن لاتا ہے۔ اسی طرح ہماری

دس سالہ تحریک جدید

جب ختم ہو گی۔ تو اس سے اگلا سال ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ دوست جانتے ہیں تحریک جدید کا پہلا دس سالہ دَور اسی سال یعنی ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ سن ۱۹۴۵ء جو ہمارے لئے عید کا سال ہے۔ پیر کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کیلئے ایک اہم تبلیغی ادارہ کی بنیاد رکھی جائیگی۔ اور جب اس کا پہلا کامیابی سے دَور ختم ہوگا۔ تو یہ جماعت کیلئے ایک مبارک وقت ہوگا۔ اس لئے وہ سال جب مومن اس عہد و قربانی کو پورا کر چکیں گے۔ جو وہ اپنے ذمہ لیں گے۔ تو ایک مبارک بنیاد ہو گی۔ اور اس سے اگلے سال سے خدا تعالیٰ ان کیلئے برکت کا بیج بوئیگا۔ اور خوشی کا دن انکو دکھائیگا۔ اور جس سال میں یہ وقوع میں آئیگا۔ اس کا پہلا دن پیر یا دوشنبہ ہوگا۔ پس وہ سال بھی مبارک اور وہ دن بھی مبارک۔ پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہی اس کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ مصلح موعود اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہوگا۔ بعض دفعہ ایک چیز کی کسی اور چیز سے مشابہت دے دی جاتی ہے۔ مگر ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اس سے مراد وہی ہو۔ پس میرے نزدیک اس کے معنے بالکل واضح ہیں۔ اور "فضل عمر" جو الہامی نام ہے۔ وہ ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔

میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب رویاء کے بعد میری آنکھ کھلی۔ تو میں اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ عربی میں ہی سوچتا رہا۔ سوچتے سوچتے میرے دماغ میں جو الفاظ آئے۔ اور میں جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ تھا۔ کہ اب تو خدا نے بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔ جَآءَ الحق وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقًا

اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ آج جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار پڑھ رہا تھا۔ تو اس میں مجھے یہی الفاظ نظر آئے۔ کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میں یہ نہیں کہتا۔ کہ دوسروں کے لئے بھی۔ کیونکہ کوئی دوسرا شخص کسی غیر مامور کے کشف یا الہام کو ماننے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکاشف نہیں لیکن بہرحال میرے لئے خدا تعالےٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے ایک ایسی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے رکھ دی ہے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ پیشگوئی کہ کنواریاں دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہونگی۔ ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی مثیل مسیحؑ ان کنواریوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے جائیگا۔ اور وہ قومیں جو اس سے برکت پائینگی۔ خوشی سے پکار اٹھیں گی۔ کہ ہوشعنا۔ ہوشعنا۔ اس وقت انہیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا نصیب ہوگا۔ اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اولؑ پر سچا ایمان نصیب ہوگا۔ اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیکر درحقیقت گالیاں دے رہی ہیں۔ لیکن مقدر یہی ہے۔ کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہوگا۔ کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیحؑ سے برکت حاصل کرنے کیلئے اس کے نیچے بسیرا کرینگی۔ اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی۔ اور جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر آجائے گی ؛

سال دہم کے وعدوں میں اضافہ

سال دہم کے وعدے ہندوستان کی جماعتوں کے لئے اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ڈالنے کی آخری تاریخ یکم فروری ہے۔ جو احباب وعدے کر چکے ہیں۔ وہ اپنے سال دہم کے وعدے پر اضافہ ہر وقت کر سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہام الٰہی کے ذریعہ مصلح موعود کا اعلان کرنے پر نہایت خوشی اور انبساط کا اظہار گھر بہ گھر اور جگہ بجگہ ہو رہا ہے۔ اور اپنے خوشی کے جذبات کا اظہار اس رنگ میں کیا جا رہا ہے۔ کہ دوست اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ تا یہ اضافہ اللہ تعالےٰ کے حضور [illegible] شکریہ کا ثبوت ہو۔ ایسے اضافوں کی فہرست انشاء اللہ علیٰ الاعلان جلد شائع کر دی جائیگی (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

"الفضل" کا مصلح موعودؑ نمبر

اس خطبہ سے جماعت احمدیہ کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ وہ مبارک دور جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے الہامات کی بناء پر نہایت شاندار طریق سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے ذریعہ رکھی۔ وہ دور مبارک اگرچہ سعید الفطرت لوگوں سے اپنا تعارف آپ کرائیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے نور کی شعاعیں روز بروز تیز ہونگی۔ اور وہ بشارتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہارات میں فرمائی ہیں۔ روشن سے روشن تر اور واضح سے واضح تر ہوتی جائیں گی لیکن پہلا قدم اس بارہ میں الفضل کی طرف سے ۲۰ فروری کو ایک خاص نمبر نکال کر اٹھایا جائے گا۔ یہ وہ تاریخ ہے جب سب سے پہلا اشتہار اس اعلان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم سے شائع ہوا۔ احباب اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور مطلوبہ پرچوں سے منیجر صاحب الفضل کو جلد سے جلد اطلاع دیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۳۰ جنوری۔ لینن گراڈ کے محاذ پر سرخ فوج نے بڑی تیزی اور تندی کے ساتھ بڑھ کر تین لاکھ کے قریب جرمن فوج کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے سرخ فوج لوگا سے بیس میل کے فاصلے پر رہ گئی ہے۔ ادھر مشرق کی طرف سے روسی فوج محراب کی صورت میں آگے بڑھ رہی ہے اور جرمن فوج کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا ہے۔ آج تین لاکھ جرمن فوج کے لئے سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں کے ہاتھ میں اس وقت لینن گراڈ کے حلقہ میں کوئی ریلوے جنکشن نہیں رہ گیا۔

لاہور ۳۰ جنوری۔ خانصاحب مولوی فیروز الدین صاحب مالک فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور نے دو لاکھ روپے کا عطیہ دیکر ایک ٹرسٹ قائم کر دیا ہے۔ اس سرمائے سے ایک خیراتی ہسپتال کی بنیاد رکھدی گئی ہے پنجاب میں غالباً یہ پہلی مثال ہوگی کہ کسی مسلمان نے رفاہ عام کی خاطر اتنی بڑی رقم کو وقف کیا ہو۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برطانیہ کی اے آر پی سروسز کے انسپکٹر جنرل ڈمول نے ایڈنبرا میں ایک انٹرویو کے دوران میں برطانوی باشندوں کو متنبہ کیا کہ اتحادیوں کی طرف سے دوسرا محاذ شروع ہونے پر جرمنوں کی طرف سے جوابی کارروائی ہوگی چونکہ اس بات کا امکان ہے کہ جرمن ہمارے حملے کو روکنے کے لئے ہر قسم کے ہتھیار استعمال کریں گے۔ اس لئے برطانیہ میں تازہ احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ وزارت سپلائی کے جائنٹ پارلیمنٹری سکرٹری نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ جرمنی ہوائی جہازوں کے ذریعہ برطانیہ میں اپنے جانباز دستے اتارے۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ ہندوستان کے معاملہ میں دلچسپی لینے والے پادریوں کی ایک اہم کانفرنس نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان کے سیاسی ڈیڈلاک ختم کر کے اس کے لیڈروں کے ساتھ بات چیت شروع کی جائے۔

چکلیاتو ۳۰ جنوری۔ پچھلے سوموار کو پیرو میں سورج گرہن کی وجہ سے پورے تین منٹ کے لئے ہر طرف اندھیرا چھایا رہا۔ ہزاروں اشخاص نے اپنے گھروں اور بازاروں میں کھڑے ہو کر اس نظارہ کو دیکھا۔ جو ایک گھنٹہ ۱۰ منٹ تک جاری رہا۔

کانپور ۳۰ جنوری۔ یہاں آل انڈیا اچھوت کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر کے ایک دوست مسٹر پیارے لال ممبر اسمبلی نے کہا کہ اگر ہمیں کسی نے آزمانے کی کوشش کی تو ہم اسے آزما دیں گے۔ ہم ماضی میں بہت تکلیف اٹھاتے رہے ہیں۔ لیکن آئندہ ہمیں اپنی طاقت پر بھروسا کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ ہمیں عزت سے رہنا ہوگا یا مرنا ہوگا۔

ماسکو ۳۰ جنوری۔ شمالی روس میں روسی فوجیں اس وقت پانچ مورچوں پر لڑ رہی ہیں۔ اور ہر محلے میں دشمن کی فوجوں کو پچھلے مورچوں سے اور پیچھے دھکیل رہی ہیں اور خود آگے بڑھ رہی ہیں۔ خلیج فن لینڈ کے ساتھ روسی فوجیں مغرب کی طرف اور بڑھ گئیں۔ دوسرا دستہ لوگا پر بڑھ رہا ہے کیونکہ جرمنی کی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ان کا راستہ لوگا سے ہو کر جاتا ہے۔ نوو وفلوفکی پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے لینن گراڈ سے ماسکو جانیوالی ریلوے لائن کی آخری چوکی شودو پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس طرح ساری لائن ان کے قبضہ میں آگئی ہے۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ اٹلی میں اتحادی فوجیں روم کے جنوب میں اندر کی طرف اور بڑھ گئی ہیں اور اس علاقے کے چار گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی فوجوں کے لئے دھڑا دھڑ سامان اتارا جا رہا ہے۔ سامان جنگ اور رسد کو روکنے کے لئے دشمن کو بلقان سے ہوائی جہاز منگانے پڑے ہیں۔

واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے ایک پریس کانفرنس میں امریکن جنگی قیدیوں پر جاپانیوں کے ہولناک مظالم کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ حتی الوسع امریکن گورنمنٹ جاپان سے